ممنوع قرار دیا جائے جس سے مسلمانوں کے اخلاق وعقائد اور نظریہ پاکستان متاثر ہو سکتے ہیں۔ نیز عریانی اور فحش لٹریچر کی بھی ممانعت کی جائے۔

۶۔ اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں ثقافت اور کلچر کے نام سے ہونے والی تمام ایسی سرگرمیوں (ڈانس، ناچ، گانا وغیرہ) پر پابندی لگائی جائے، جس سے معاشرہ میں اخلاقی برائیاں، فحاشی اور بے حیائی پھیل رہی ہو۔ نیز رقص وسرود کرنے والی ثقافتی طائفوں کا بیرونی ممالک سے تبادلہ بند کر دیا جائے۔

۷۔ اس اسمبلی کی رائے ہے کہ شعبہ خاندانی منصوبہ بندی فی الفور بند کر دیا جائے۔ کیونکہ اس شعبہ کی کارکردگی قران پاک، سنت اور اسلام کے منافی ہے۔ اس شعبہ کے ملازمین کسی دوسرے محکمہ میں مدغم کئے جائیں۔

۸۔ اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان بھر میں شراب کے پینے، بنانے، خرید و فروخت اور درآمد و برآمد پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

۹۔ قومی اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں گھوڑ دوڑ (ریس کورس) کے نام پر ہونیوالا جوا اور دیگر ہر قسم کی قماربازی پر پابندی لگائی جائے۔

۱۰۔ اس قرارداد کا تعلق قادیانیت کو اقلیت قرار دینے ان کے ارتداد کی سرگرمیوں پہ پابندی لگانے اور قرارداد آزاد کشمیر کی تحسین وتائید سے تھا۔ جس کا متن پچھلے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اول الذکر چار قراردادیں ایوان میں پیش ہوئیں۔ جبکہ پانچویں اور چھٹی ایجنڈا پر ہے۔ اور آخری چار قراردادیں بشمول قادیانیت مسترد کر دی گئیں۔

قرارداد ۱۱ فری میسن تحریک | یہ بات کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں رہی۔ کہ اسلام دشمن طاقتوں نے سماجی، علمی اور معاشرتی فلاح و بہبود کے نام سے درپردہ جو مختلف منصوبے بنائے اور ادارے قائم کئے ہیں۔ ان میں سرفہرست فری میسن کے نام سے یہودیوں کی عالمی تنظیم ہے جس کا مقصد درپردہ صیہونی عزائم کی تکمیل ہے۔ یہ تنظیم عالم اسلام میں ملت مسلمہ کے خلاف مختلف سازشوں اور سرگرمیوں کی آماجگاہ بنی رہی ہے۔ خلافت اسلامیہ کے زوال، اسلامی ممالک کے افتراق و بربادی میں اس کا بنیادی حصہ ہے۔ ان سب باتوں کی اہم دستاویزات سامنے آچکی ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے سب سے پہلے اس مسئلہ کو ۱۱ ستمبر ۱۹۷۲ء کو اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران اٹھایا تھا۔ جس پر ایوان میں بہت سے ضمنی سوالات سامنے آئے۔ بحث بڑی دیر ہوتی جس کے جواب میں مرکزی وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان نے یہ یقین دہانی کرائی کہ حکومت

اس تنظیم کا جائزہ لے رہی ہے اور اگر اس کی سرگرمیاں ملکی مفادات کے خلاف پائی گئیں۔ تو مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ ملک میں فری میسن کے ۳۰ لاج ہیں۔ مگر اس بات سے لاعلمی ظاہر کی کہ یہ تحریک اسلام کے خلاف ایک یہودی تحریک ہے۔ اس کے بعد اخبارات میں اس تنظیم سے متعلق اسمبلی کے ان سوالات وجوابات کا غلغلہ اٹھا۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ حکومت نے کوئی قدم اٹھایا یا نہیں۔

اسی وجہ سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے حالیہ اجلاس میں ۷ رجون کے غیر سرکاری کام کے دن فری میسن تنظیم پر پابندی سے متعلق اپنی قرارداد پیش کی۔ آپ ابھی اپنی قرارداد پر وضاحتی تقریر کر رہے تھے کہ مرکزی وزیر داخلہ نے اٹھ کر اعلان کیا۔ کہ حکومت نے پچھلے سال چھ دسمبر کو اس تحریک پر پابندی لگانے اور تمام عمارتوں کو تعلیمی مقاصد کیلئے قبضہ میں لینے کے احکامات جاری کر دئیے ہیں۔ اس اعلان پر بڑی خوشی اور مسرت کا مظاہرہ ہوا۔ اور حضرت شیخ الحدیث نے وزیر داخلہ کی یقین دہانی اور غیر مبہم اعلان پر قرارداد واپس لے لی۔

ابھی اس پابندی پر پورے ملک اور پریس میں مسرتوں کا اظہار ہو رہا تھا۔ کہ کچھ سابقہ فری میسنوں کی طرف سے آتے ہوئے خطوط اور اخبارات کی خبروں سے یہ اندیشہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ کہ مرکزی وزیر داخلہ نے شاید تحریک پر پابندی کے سلسلہ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ فری میسن کی خفیہ سرگرمیاں اور میٹنگیں بدستور جاری ہیں۔ عمارتیں ان کے قبضہ میں ہیں۔ اس تحریک کے صدر دفتر کا ایسی کسی پابندی سے لاعلمی ظاہر کر دینے کا ذکر بھی اخبارات میں آیا۔ اور خفیہ میٹنگوں کے دعوت ناموں کا فوٹو سٹیٹ عکس بھی اخبارات میں آیا۔ قرارداد کے محرک شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ذاتی طور پر یہ مسئلہ مرکزی وزیر داخلہ کے سامنے رکھا۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ شاید احکامات ابھی صوبائی حکومتوں کو نہیں پہنچ سکے۔

روزنامہ نوائے وقت نے ۱۰ رجون کو اپنے اداریہ میں اس اعلان کو ایسی پارلیمانی غلط بیانی قرار دیا۔ جس سے بہت کم غلطی ثابت ہونے پر برطانیہ کے وزیر خوراک لارڈ نارتھ بروک نے محض اعداد و شمار کی غلطی پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ نوائے وقت نے لکھا کہ وزیر داخلہ کے غیر مبہم وضاحت کے بغیر اس بات سے پارلیمانی غلط بیانی کی ایک نئی روایت قائم ہو گئی۔

بہر حال شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے اصل صورتحال معلوم کرنے کیلئے ۴ر جولائی کو دوبارہ یہ مسئلہ تحریک استحقاق کی شکل میں اٹھایا۔ اور اس بات کو پورے ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کے مترادف قرار دیا۔ کہ اخبارات میں حکومت کے اعلان کے برعکس حقائق سامنے آرہے ہیں۔ اس کے جواب میں مرکزی وزیر داخلہ نے بڑی شدت سے یہ وضاحت کی کہ ۲۶ ستمبر کو کابینہ میں فری میسن پر پابندی کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ قانونی مشکلات